نقد ونظر

محمد شفیق احمد کمبوہ

# عورت کی امامت کا حالیہ واقعہ؟

پروفیسر خورشید عالم ماہنامہ 'اشراق' لاہور میں 'عورت کی امامت' کے بیان میں لکھتے ہیں:

''پچھلے دِنوں ایک نیک سیرت اور پڑھی لکھی خاتون نے نیویارک (امریکہ) میں جمعہ کی نماز میں مردوں اور عورتوں کی امامت کی......'' (شمارہ مئی ۲۰۰۵ء، ص ۳۵)

عورت کی امامت کی دلیل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''سنن ابوداود میں عورت کی امامت کے عنوان کے تحت اُمّ ورقہ سے دو حدیثیں روایت کی گئی ہیں۔ پہلی حدیث کا متن یوں ہے: ''اُمّ ورقہ بن نوفل سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ غزوۂ بدر کے لئے نکلنے والے تھے تو میں نے کہا: اے اللہ کے رسولؐ، مجھے اپنے ساتھ اس غزوہ میں جانے کی اجازت دیجئے...... چنانچہ اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ سے اپنے گھر میں ایک مؤذن مقرر کرنے کی اجازت طلب کی۔ آپؐ نے اس کی اجازت دے دی......'' (ص ۳۶)

آگے مزید لکھتے ہیں:

''دوسری حدیث اُمّ ورقہ بنت عبداللہ بن حارث سے ایک اور سند سے مروی ہے، لیکن پہلی حدیث کامل تر ہے، اس حدیث کا متن یوں ہے: ''اللہ کے رسول ﷺ ان کے گھر آیا جایا کرتے تھے۔ آپؐ نے ایک مؤذن مقرر فرمایا تھا جو اُمّ ورقہ کے لئے اذان دیتا تھا۔ آپؐ نے اُن کو حکم دیا تھا کہ وہ اپنے خاندان والوں کی امامت کیا کریں۔ راوی عبدالرحمٰن کہتا ہے کہ میں نے ان کے مؤذن کو دیکھا تھا جو ایک بوڑھا شخص تھا۔'' (ابوداؤد ص ۳۷)

مذکورہ روایت کی اسناد اور متن پر بحث تو 'مجلس التحقیق الاسلامی' کے زیر اہتمام ۱۵/ مئی ۲۰۰۵ء کو منعقدہ مذاکرہ میں خوب ہوئی اور اس کی تفصیلات بھی آپ جان لیں گے۔ ان شاء اللہ اِس لئے زیر بحث روایت پر اصولِ حدیث کی بجائے تاریخی پہلو سے بحث کی جائے گی۔

© rasailojaraid.com

جب ہم زیر بحث روایت کا تجزیہ اس کے تاریخی پہلو سے کرتے ہیں تو درج ذیل حقائق سامنے آتے ہیں:

① زیر بحث روایت کے الفاظ «عن أُم ورقة بن نوفل أن النبي ﷺ لما غزا بدرًا» (ابوداود: حدیث ۵۹۱) سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ غزوۂ بدر کا ہے اور غزوۂ بدر ۱۷ر رمضان ۲ ہجری کا واقعہ ہے۔ (ملاحظہ فرمائیں: طبقات ابن سعد مترجم 'مسلمانوں کی بدر میں آمد' ج ار ص ۳۱۲، نفیس اکیڈیمی اُردو بازار کراچی، طبع ششم، ستمبر ۱۹۸۷ء)

② سیدہ اُمّ ورقہؓ کی زیر بحث روایت سے پتہ چلتا ہے کہ اس سے قبل اذان اور اقامت کے ساتھ نماز جماعت کے ساتھ پڑھنا فرض ہو چکا تھا۔ اسی لئے سیدہ اُمّ ورقہؓ نے نبی ﷺ سے مؤذن مقرر کرنے کی درخواست کی۔

③ اس سے قبل مرد، خصوصاً اور عورتیں عموماً مسجد میں حاضر ہوکر نماز ادا کرتے۔

④ سنن ابوداود کی پہلی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ سیدہ اُمّ ورقہؓ نے خود نبی ﷺ سے مؤذن مقرر کرنے کی درخواست کی۔

⑤ اس روایت میں یہ کہیں بھی نہیں ہے کہ نبی ﷺ نے سیدہ اُمّ ورقہؓ کو اپنے گھر والوں کی امامت کروانے کا حکم دیا یا سیدہ اُم ورقہؓ اپنے گھر والوں کی امامت کرواتی تھی جبکہ پروفیسر خورشید عالم کے نزدیک یہ حدیث کامل تر ہے۔

⑥ اس روایت سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ سیدہ اُم ورقہؓ کا ایک غلام اور ایک لونڈی بھی تھے لیکن کسی روایت میں یہ صراحت نہیں ہے کہ غلام بھی سیدہ اُمّ ورقہؓ کی اقتدا میں نماز پڑھتا تھا۔ یہ صرف احتمال ہے کہ غلام بھی سیدہ اُمّ ورقہؓ کی اقتدا میں نماز پڑھتا تھا کیونکہ جب مؤذن ہی ایک بوڑھے آدمی کو مقرر کیا گیا تھا تو پھر کسی نوجوان مرد کا کسی غیر محرم عورت کی اقتدا میں نماز پڑھنا کیونکر جائز ہوسکتا تھا؟

⑦ سنن ابوداود کی ایک دوسری روایت میں یہ اضافہ ہے کہ نبی ﷺ اُمّ ورقہؓ کی ملاقات کے لئے ان کے گھر تشریف لے جاتے اور ان کے لئے ایک مؤذن مقرر کردیا تھا جو اذان کہا کرتا اور وہ رسول اللہ ﷺ کے حکم سے اپنے گھر والوں کی امامت کرتی تھیں۔

© rasailojaraid.com

⑧ اس روایت سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ سیدہ اُمّ ورقہؓ کے لئے جو مؤذن مقرر کیا گیا تھا وہ بوڑھا آدمی تھا۔ چنانچہ اسی روایت میں ہے: «مؤذنها شيخًا كبيرًا»

## مذکورہ حقائق کی روشنی میں تقریر استدلال یہ ہے کہ

① زیر بحث روایت پردہ کے احکام نازل ہونے سے پہلے کی ہے اور پردہ کے احکامات سورۂ احزاب اور سورۂ نور میں نازل ہوئے اور سورۂ احزاب اور سورۂ نور کا زمانہ نزول ۵ اور ۶ ہجری کا ہے۔ (ملاحظہ فرمائیں: تاریخ ابن کثیر مترجم: ج ۱رص ۵۰۸، ۵۷۴)

② سورۂ احزاب اور سورۂ نور کے زمانۂ نزول کے قدرے اختلاف کے باوجود یہ بات بالکل صحیح ہے کہ ان دونوں سورتوں کا زمانۂ نزول کسی بھی صورت میں ۵ ہجری سے پہلے کا نہیں ہے، جبکہ سیدہ اُم ورقہؓ کی امامت کا واقعہ غزوۂ بدر کا ہے جو ۲ ہجری میں ہوا۔

③ سیدہ اُمّ ورقہؓ کی زیر بحث روایت سے اگر عورت کا مردوں کی امامت کروانا اور وہ بھی غیرمحرم مردوں کو ثابت بھی ہو جائے تو وہ بھی قرآنِ مجید میں پردہ کے احکام نازل ہونے کے بعد منسوخ ہوجائے گا۔ واللہ اعلم

④ قرآنِ مجید میں پردہ کے احکام نازل ہونے کے بعد یہ ثابت ہے کہ عورت اپنا چہرہ بھی غیرمحرم سے چھپائے گی۔ چنانچہ صحیح حدیث میں ہے:

«عن عائشة زوج النبي ﷺ ...... وكان صفوان بن المعطل السلمي ثم الذكواني من ورآء الجيش فأدلج فأصبح عند منزلي فرأىٰ سواد إنسان نائم فأتاني فعرفني حين رآني وكان يراني قبل الحجاب فاستيقظت باسترجاعه حين عرفني فخمرت وجهي بجلبابي......» (صحیح بخاری:۴۱۴۱)

''نبی اکرم ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے ...... کہ صفوان بن معطل سلمی ذکوانی لشکر کے پیچھے رہ گیا تھا، راتوں رات سفر کرکے وہ صبح جب میری قریبی مقام پر پہنچ گیا تو اس نے ایک سوئے انسان کو پایا سو اس نے مجھے پہچان لیا کیونکہ حجاب نازل ہونے سے قبل اس نے مجھے دیکھا ہوا تھا۔ مجھے پہچاننے پر اس کے انا للہ وانا الیہ راجعون کہنے سے میں بیدار ہوگئی، تو میں نے اپنا چہرہ اپنی چادر سے ڈھانپ لیا۔''

⑤ اخبار میں شائع ہونی والی خبر اور تصویر کے مطابق امریکہ کے شہر نیویارک میں امینہ ودود

www.KitaboSunnat.com

کے مبینہ امامت کے واقعہ سے پتہ چلتا ہے کہ وہ بے پردہ خاتون ہے۔

ملاحظہ فرمائیں: روزنامہ 'نوائے وقت' لاہور ۲۰ مارچ ۲۰۰۵ء صفحہ ۵

⑥ احادیث میں عورت کا عورتوں کو امامت کرانے کا جو ذکر ملتا ہے، اس کی بھی صورت یہ ہے کہ امام عورت عورتوں کی امامت کرواتے وقت عورتوں کی پہلی صف ہی کے درمیان کھڑی ہوگی نہ کہ مردوں کی طرح پہلی صف سے آگے علیحدہ کھڑی ہوگی۔ چنانچہ حدیث میں ہے:

«وعن ريطة قالت أمتنا عائشة فقامت بينهن في الصلاة المكتوبة»

''ریطہ سے مروی ہے کہ سیدہ عائشہ صدیقہ نے ہماری امامت کرائی اور آپ فرضی نماز پڑھاتے ہوئے ہمارے درمیان کھڑی ہوئیں۔'' (دارقطنی)

جبکہ امینہ ودود کے مبینہ امامت کے واقعہ میں وہ مردوں کی طرح پہلی صف سے آگے علیحدہ کھڑی ہوئی۔ ملاحظہ فرمائیں: روزنامہ 'نوائے وقت' لاہور ۲۰ مارچ ۲۰۰۵ء صفحہ ۵

⑦ اسلام نے پردہ کے احکام نازل ہونے کے بعد غیر محرم مرد اور عورت کے اختلاط سے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ صحیح حدیث میں ہے:

عن جابر قال قال رسول الله ﷺ «ألا لايبيتن رجل عند امرأة ثيب إلا أن يكون ناكحًا أو ذا محرم» (صحیح مسلم: حدیث ۲۱۷۱)

''حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم نے فرمایا: شوہر دیدہ کے ساتھ کوئی مرد (ایک مقام پر) رات نہ گزارے اِلا یہ کہ وہ اس کا خاوند ہو یا اس کا محرم۔''

⑧ امینہ ودود کے مبینہ امامت کے واقعہ میں مرد اور عورت کے اختلاط کو پیش کیا گیا ہے اور صف میں مرد اور عورتیں مل کر کھڑے ہوئے ہیں جبکہ صحیح حدیث کے مطابق عورت اکیلی صف کا حکم رکھتی ہے، اس لئے نماز میں نہ وہ محرم کے ساتھ اور نہ ہی غیر محرم کے ساتھ صف میں کھڑی ہوسکتی ہے۔ چنانچہ صحیح حدیث میں ہے:

«عن أنس بن مالك صليت أنا ويتيم في بيتنا خلف النبي ﷺ وأمي أُم سليم خلفنا» (صحیح بخاری: حدیث ۷۲۷)

''انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ میں نے اور ایک یتیم بچے (ضمیرہ بن سعد حمیری) نے اپنے گھر میں نبی کریمؐ کے پیچھے نماز پڑھی اور ہماری والدہ اُمّ سلیم ہماری پیچھے تھیں۔''

© rasailojaraid.com

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز میں عورت اپنے محرم کے ساتھ بھی کھڑی نہیں ہوسکتی حالانکہ سیدہ اُمّ سلیمؓ سیدنا انسؓ کی والدہ تھیں تو پھر اس کا غیر محرم کے ساتھ کھڑا ہونا کیونکر صحیح ہوسکتا ہے۔

⑨ امینہ ودود کا مبینہ امامت کا واقعہ اسلام دشمن صلیبیوں کی اسلام کے خلاف سازش ہے اور اس کا ثبوت یہی واقعہ ہے کہ اس سازش کو عملی جامہ پہنانے کے لئے بھی گرجا ہی کا انتخاب کیا گیا۔ امینہ ودود کا مبینہ امامت کا واقعہ بھی نیویارک کے چرچ میں ہوا۔ چنانچہ روزنامہ ڈان ۲۰ مارچ ۲۰۰۵ء کو "Woman leads prayers in NY" لکھتا ہے

"The prayers were attended by some one hundred men and woman. The venue was the catherdral of St John, an Anglican church in New York."

⑩ مذکورہ اخبار میں یہ بھی لکھا ہے کہ یہ نماز انگریزی زبان میں پڑھائی گئی۔ ملاحظہ فرمائیں:

"Ms Wadud conducted the prayers primarily in English."

جبکہ حدیث سے ثابت ہے کہ نبی ﷺ نے عربی زبان کے علاوہ کسی دوسری زبان میں نماز پڑھنے کی اجازت نہیں دی۔ چنانچہ نبی ﷺ نے اس شخص کو جو قرآن یاد نہیں کرسکتا تھا، اسے اپنی زبان میں نماز پڑھنے کی بجائے عربی زبان میں یہ الفاظ تعلیم فرمائے:

«فقال قل: سبحان الله والحمدلله ولا إله إلا الله والله أكبر ولا حول ولا قوة إلا بالله العلي العظيم» (سنن ابوداود: حدیث ۸۳۲)

تاریخ اسلام شاہد ہے کہ زیر بحث روایت سے نہ کسی صحابیؓ، نہ کسی تابعیؒ اور نہ ہی کسی تبع تابعیؒ نے یہ سمجھا ہے جو ان دانشورانِ اشراق نے سمجھا ہے۔ اگر اس طرح ہوتا تو وہ ضرور عورتوں کو امامِ مسجد بناتے حالانکہ ایسا نہیں ہوا، اس لئے یہ قابل مذمت ہے۔

© rasaliojarald.com